بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ویزا اور ٹکٹ دے کر دس سال کی تنخواہ آدھی آدھی کرنے کا حکم

سوال:

استاذ محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

استاذ جی! ایک آدمی دوسرے سے یوں معاملہ طے کرتا ہے کہ آپ کو ویزہ ٹکٹ وغیرہ کا سارا خرچ میں دیتا ہوں، آپ سعودی عرب جائیے لیکن دس سال تک جو ماہانہ تنخواہ آپ لیں گے اس میں سے آدھی مجھے دیں گے۔ صورتحال یہ ہے کہ جانے والے کے پاس روپے نہیں ہیں۔ گویا ایک شخص روپے دیتا ہے اور دوسرا ان روپوں سے سعودی آتا ہے اور جو پیسے یہاں کماتا ہے وہ دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوں گے۔ تو کیا ایسا معاملہ کرنا صحیح ہے؟

سائل: مولانا محمد ساجد، سعودی عرب

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایسا معاملہ کرنا دو وجہ سے ناجائز ہے:

١ : اس میں عوض مجہول ہے۔ ٹکٹ اور ویزا کا خرچ متعین ہے لیکن اس کے بدلے میں جو رقم ملے گی وہ مجہول ہے۔ عوض میں جہالت کی وجہ سے معاملہ ناجائز ہوتا ہے۔

٢ : یہ صورت جوے سے بھی ملتی جلتی ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ اس شخص کی تنخواہ کتنی ہوگی؟ اور آیا کہ وہ دس سال تک کمائی کر پائے گا یا اس سے پہلے فوت ہو جائے گا یا وطن واپس آ جائے گا؟ عوض میں یہ تمام تر صورتحال علی سبیل الخطر (Risk) ہے اس لیے جُوا کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

☼ علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی (ت587ھ) لکھتے ہیں:

(ومنها) أن يكون المبيع معلوماً وثمنه معلوماً علماً يمنع من المنازعة.

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: ج5 ص156)

ترجمہ: بیع کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ مبیع اور ثمن واضح طور پر معلوم ہوں تاکہ جھگڑا نہ ہو۔ (ثابت ہوا کہ عوضین کا معلوم ہونا ضروری ہے)

☼ علامہ محمد امین بن عمر بن ابن عابدین شامی (ت1252ھ) لکھتے ہیں:

لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُقَامِرَيْنِ مِمَّنْ يَجُوزُ أَنْ يَذْهَبَ مَالُهُ إِلَى صَاحِبِهِ، وَيَجُوزُ أَنْ

يَسْتَفِيدَ مَالَ صَاحِبِهِ وَهُوَ حَرَامٌ بِالنَّصِّ.

(ردالمحتار مع الدر المختار: ج9 ص665 کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع)

ترجمہ: جوے میں یہ بھی ممکن ہے کہ ایک فریق کا مال دوسرے فریق کے پاس چلا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انسان دوسرے فریق کے مال سے نفع حاصل کرے، اس لیے یہ جوا شرعاً حرام ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

17-اپریل2021ء